فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ جمعہ نمبر ۳۲

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۲ رجب ۱۳۹۲ھ ، ۳ تبوک ۱۳۵۱ ہش ، ۳ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۰۲

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲ تبوک - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی عام طبیعت گذشتہ اطلاع کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ - ۲ تبوک - کل یکم تبوک کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الحجرات کی آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۔ تلاوت فرمائی اور پھر اس کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ بدظنی، تجسس (عیب چینی) اور غیبت کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔

یہ عیوب انفرادی اور اجتماعی طور پر بہت سی خرابیوں اور فتنوں کا موجب ہوتے ہیں اسلئے ہمیں ان سے بچنا چاہیئے اور اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنے اور ان کی اصلاح کی فکر اور کوشش کرنی چاہیئے۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک اہم اجلاس

آج ۲ ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد گولبازار میں عشرہ تحریک جدید کے سلسلے میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک اہم جلسہ ہو رہا ہے۔ تمام مقامی احباب سے درخواست ہے کہ اس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ خدام کی حاضری لازمی ہوگی۔

(مہتمم مقامی)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ انسان خدمت کرے اور خدا سے وفاداری دکھلائے

ایک عارف کی نگاہ میں محض بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے

"تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی ہی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اسلئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور گناہ نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابلِ قدر ہو۔ بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے فرمایا ہے إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اسکے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہونگے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا، خون نہیں کیا، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا، اور باوجود اسکے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کرکے اُسے نیکوکاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں جن سے وہ بچا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۲، ۲۴۳)

اشاعتِ قرآن مجید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ایک اہم ارشاد

مجلس مشاورت کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس بات کا انتظام کریں کہ ہر تحصیل میں دو ہزار روپیہ جمع کیا جائے اور یہ رقم سرمایہ کے طور پر ہو اور اس سے قرآنِ مجید کی اشاعت کا کام تحصیل وار ہو۔ مہربانی فرما کر امراء صاحبان حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو جلد از جلد عملی جامہ پہنائیں اور دفتر ادارہ اشاعت طباعت قرآن عظیم کو اپنی مساعی سے مطلع کریں۔

(مینجنگ گورنر ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم)

اپنے اموال کو بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کرکے اس کے بے انتہا فضلوں کو کھینچیے! (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ۔ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمیں یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیے کہ موجودہ مالی سال میں ہمارا قدم ہر لحاظ سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا

احباب جماعت اِس نئے مالی سال میں اپنی محنت تدبیر اور دُعا کو انتہا تک پہنچا دیں تا جنت کے دروازے اُنکے لئے کھولے جائیں

اللہ تعالےٰ نے انسان کو اس دنیا میں جو بھی طاقتیں اور صلاحیتیں دی ہیں انکو پوری طرح نشوونما دینا ہمارا فرض ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ھش بمطابق ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ۔

مرتبہ :- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ۔

سورۃ فاتحہ اور رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ : ۲۰۲) کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالےٰ نے اپنی اس پیاری جماعت کو مالی قربانیوں میں پیچھے رہنے سے بچا لیا ہے۔ چنانچہ جو مجوزہ بجٹ تھا یعنی یہ اندازہ کہ جماعت دورانِ سال اس قدر مالی قربانی دے گی، اس سے زیادہ قربانی دوستوں نے پیش کی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ اس لئے ہمارے دِل اس کی حمد سے لبریز ہیں۔

اب ہمیں یہ

عہد اور عزم

کرنا چاہیئے کہ جس مالی سال میں ہم ابھی ابھی داخل ہوئے ہیں، اس میں بھی ہمارا قدم کسی لحاظ سے پیچھے نہیں رہے گا بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

مَیں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا میں سے اس کے حضور پیش کرنے کا جو مطالبہ ہے، ہماری مالی قربانی تو اس کا ایک چھوٹا سا جزو ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اُس نے انسان کو جتنی بھی قوتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں، وُہ اپنی ان تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان قوتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کیلئے جو بھی سامان پیدا کئے ہیں، ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا مطالبہ یہ ہے کہ اُن سب کو میرے حضور پیش کر دو۔ یہ دنیا اور دُنیا کی تمام اشیاء اور اسی طرح اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ دراصل مقصود بالذات نہیں۔ وہ تو اسلئے پیدا کی گئی ہیں تاکہ انسان کو جو چار قسم کے مختلف بنیادی قویٰ دیئے گئے ہیں اور بنیادی طور پر

چار قسم کی صلاحیتیں

اسے عطا کی گئی ہیں، اُن سے تعلق رکھنے والی ہر قُوّت اور ہر صلاحیت کی صحیح اور کامل نشوونما ہو سکے۔

غرض ہم نے اپنے مالوں میں سے ایک حصّہ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کیا ہے۔ یہ مال و دولت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، جو اس دنیا کے عام قاعدہ کی رُو سے ملتی ہے۔ گو بعض استثنیٰ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اصولی طور پر اور دُنیوی قاعدہ کے لحاظ سے یہ جو مال کی عطا ہے یہ انسان کو براہ راست نہیں ملتی بلکہ کوشش اور محنت کے نتیجہ میں جب اللہ تعالیٰ کا اس پر فضل نازل ہوتا ہے تو اسوقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے مال اور دولت عطا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ع

گھر سے تو کچھ نہ لائے

اس کا اصولی طور پر ایک مفہوم تو یہ ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ ہم ماں کے پیٹ سے تو کچھ نہیں لائے۔ دوسرے اس کا ایک معنٰی یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی جو عطا کردہ قوتیں ہیں اور جو طاقتیں ہیں مثلاً سمجھ ہے، فراست ہے، تجارت کرنے کی ایک صلاحیت عطا کی جاتی ہے یا زمیندارہ کی صلاحیت ہے یا دنیا کے دوسرے کام ہیں جنکے نتیجہ میں دولت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ انسان کی ساری قوتیں جن کا تعلق اس دُنیوی دولت کے ساتھ ہے اور جنکے نتیجہ میں دولت پیدا ہوتی ہے، ان کی بنیادی چیز یہ ہے کہ محنت کی جائے۔

پس یہ محنت ہی ہے جس سے ہر قوت اور صلاحیت طاقت حاصل کرتی ہے۔ جس طرح انسانی جسم محنت سے طاقت حاصل کرتا ہے اسی طرح دوسری صلاحیتیں بھی محنت سے قوت اور طاقت حاصل کرتی ہیں اور نشوونما پاتی ہیں۔

غرض

یہ محنت ہی ہے

جس کے نتیجہ میں دنیوی حسنات اور نعمتیں ملتی ہیں۔ مثلاً اگر دولت نہ ہوگی تو مالی قربانی نہیں ہوگی۔ اگر علم اور فراست نہیں ہوگی تو دوسروں کو علم سکھانا اور عقل کی باتیں بتانا ممکن نہیں ہوگا۔ اگر اخلاقی قوتوں کی صحیح نشوونما نہیں ہوگی یا اخلاقی قوتوں کی صحیح نشوونما کے لئے محنت نہیں کی جائیگی۔ تو انسان دوسروں کے لئے اچھے اخلاق کا نمونہ پیش نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ لوگ اُسے کہیں گے تمہاری اپنی اخلاقی تربیت اور نشوونما نہیں ہوئی، تم ہمیں کیا بتاؤ گے۔ اگر رُوحانی طاقتوں کی نشوونما کے لئے مجاہدہ نہیں ہوگا تو روحانی صلاحیت رُوحانی ثمرات پر منتج نہیں ہوگی، اس کا کوئی پھل نہیں ملے گا۔ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ یا اتنا نتیجہ نہیں نکلے گا جتنا نتیجہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ نکلے۔

پس یہ تمہید ہے۔ مَیں نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔ کیونکہ آج مَیں خطبہ کو مختصر کرنا چاہتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پانچ سات دن سے گرمی لگنے کی وجہ سے مَیں پھر بیمار ہوگیا ہوں۔ ایک تو میرے خون میں شکر زیادہ ہوگئی ہے

دوسرے پانچ سات دن سے اتنی شدید سردرد رہے کہ عمر میں ایسی شدید کم ہوئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ جمعہ کی نماز سے دو چار گھنٹے پہلے یہ درد اچانک غائب ہو گئی۔ لیکن پہلے جو بیماری تھی اس کا اب بھی اثر ہے۔ دراصل خود گرمی میرے لئے ایک بیماری ہے۔ جس طرح نزلہ اور زکام اور کھانسی اور ٹائیفائیڈ اور فلو اور ملیریا یا اور ہزار قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں اسی طرح بعض لوگوں کے لئے گرمی بھی بیماری بن جاتی ہے۔

بہرحال آج میں مختصر خطبہ دینا چاہتا ہوں اور میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اس زاویہ نگاہ سے جسے میں نے ابتداء میں مختصراً بیان کیا ہے اور جسے اکثر دوست سمجھ گئے ہوں گے)

قربانی کی ماں دراصل محنت ہے

اگر آج محنت نہیں کریں گے تو آپ کو وہ چیز حاصل نہیں ہوگی جسے قربان کر کے انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیا کرتا ہے۔ اگر آپ دنیوی حسنات کے لئے خلوص نیت کے ساتھ محنت نہیں کریں گے اور محنت کو اس کی انتہاء تک نہیں پہنچائیں گے تو آپ کو دولت نہیں ملے گی۔

تاہم دنیا میں ایک وہ انسان ہے جو دنیا کیلئے دنیا کماتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ (الکھف: ۱۰۵)

یعنی انکی تمام تر کوشش اس دنیوی زندگی کے لئے ہوتی ہے۔ ان کے مقابلے میں ایک وہ انسان ہے جو دین کی خاطر اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال قربان کرنے کے لئے دنیا کماتا ہے۔ اب جہاں تک دنیا کے کمانے کا سوال ہے۔ دونوں برابر ہیں۔ لیکن جہاں تک دولت کے خرچ کرنے کا سوال ہے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ ایک تو دنیا کما کر زمینی بن گیا اور دوسرے نے دنیا کمائی اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اس لئے ہر دو میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

پس "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً" کی جب دعا سکھائی گئی تو اس کے ایک معنے یہ ہوئے کہ ہم خدا سے یہ کہیں کہ اے خدا! ہم نے انتہائی محنت اور انتہائی تدبیر کر دی دنیا کمانے کے لئے ہم نے اپنی تدبیر کو انتہاء تک پہنچا دیا اور اسی طرح دعا کو بھی انتہاء تک پہنچا دیا ہے اور اب اس مقام پر کھڑے ہو کر ہم یہ کہتے ہیں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

کہ اے ہمارے رب! ہماری تدبیر اور ہماری دعا تیرے فضل اور تیری رحمت کے بغیر نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی اس لئے تو اپنے فضل سے اس کا نتیجہ پیدا کر اور اس دنیا کی حسنات میں ہمیں شریک اور حصہ دار بنا اور ہمیں ان کا وارث قرار دے تاکہ ہم دنیا کی نعمتوں کو حاصل کر کے اور پھر ان نعمتوں کو تیری راہ میں قربان کر کے اپنی

روحانی اور اُخروی حسنات

کے لئے سامان پیدا کریں۔

غرض حقیقت یہی ہے کہ دنیا کی حسنات کے بغیر اُخروی حسنات مل نہیں سکتیں۔ میں اس کی ایک مثال دے دیتا ہوں تاکہ بچے بھی سمجھ جائیں۔ جو شخص دنیا کی حسنات سے کلی طور پر محروم ہو جاتا ہے اس کے اوپر روحانی حکم لگتا ہی نہیں۔ اس کے متعلق لوگ کہہ دیتے ہیں کہ وہ پاگل ہے۔ اس لئے جہاں تک ایک مجنون کی دنیوی حسنات کے بارے میں محنت اور کمائی کا تعلق ہے یا اس کی کوشش اور مجاہدہ کا سوال ہے وہ یہ کام کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ پاگل ہے۔ اس لئے ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جسم اور زندگی بخشی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھائی دیئے۔ اس کو دوست دیئے اور اس کے اردگرد خیال رکھنے والے انسان بنائے۔ چنانچہ وہ اس کا خیال رکھتے ہیں لیکن جہاں تک اس کی اپنی طاقتوں کا سوال ہے۔ اس کی کسی طاقت کے اوپر کوئی حکم نہیں چلایا جا سکتا۔ وہ اپنے جنون میں کسی آدمی کو قتل کر دیتا ہے تو جج کہتا ہے کہ پاگل تھا اس سے قتل ہو گیا۔ ظلم ہو گیا۔ لیکن اس کے اوپر کوئی الزام نہیں پس جو شخص مجنون ہے اس کے لئے دنیوی حسنات کی کمائی کے دروازے بند ہیں اور چونکہ

دنیوی حسنات

کی کمائی کے دروازے اس کے لئے بند ہیں اسی لئے اُخروی حسنات کی کمائی کا دروازہ بھی اس کے لئے نہیں کھولا جائے گا۔

پس ہم ایسے شخص کو مرفوع القلم کہہ دیتے ہیں ہم اس پر نہ نیکی کا حکم لگاتے ہیں اور نہ بدی کا۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس نے مالی قربانی دی اور نہ یہ کہ اس نے مالی قربانی نہیں دی۔ مثلاً اگر کوئی مجنون یا مرفوع القلم آدمی اپنے باپ کی تجوری کو کھلا پائے اور وہاں سے دس ہزار روپے نکال کر جنون کی حالت میں کسی مستحق کو دے دے تو یہ نیکی شمار نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس نے جنون میں آ کر ایسا کیا ہے یہ نیکی نہیں جنون ہے۔

غرض

یہ ایک حقیقت ہے

اور قرآن کریم نے اسے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ دنیوی حسنات کے بغیر اُخروی حسنات کے سامان پیدا نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ اُخروی حسنات کے سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیوی نعمتوں کو خرچ کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جس کے پاس نعمت ہی کوئی نہیں وہ خرچ بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص نامرد ہے وہ پاکباز ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اُسے طاقت ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار قسم کی طاقتیں اور صلاحیتیں بخشی ہیں اور ان کے اوپر

اُخروی نعمتوں کا انحصار

ہے۔ یہ طاقتیں سامان ہیں اُخروی نعمتوں کے حصول کی۔ ان کے بغیر کوئی اُخروی نعمت نہیں مل سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور بعض دوسری آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی طاقتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں اور ہر طاقت اور صلاحیت سے یہ مطالبہ فرمایا ہے کہ وہ میری راہ میں قربان ہو جائے۔ میں آپ کی بیان کردہ تفسیر کا مفہوم بیان کر رہا ہوں۔ الفاظ میرے اپنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت تو بڑی حسین ہے۔ مگر ہم عاجز بندے ہیں اور اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔

غرض ہر انسانی طاقت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہونی چاہیئے۔ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے دنیوی رشتوں کے ساتھ پیار خدا تعالیٰ کے لئے کرو گے تو نیکی حاصل کرو گے۔ مثلاً اگر تم خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے اپنی بیوی کے منہ میں پیار سے لقمہ ڈالو گے تو تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا۔ اب تو ویسے ہی دنیا عیش و عشرت میں پڑی ہوئی ہے۔ ان کو تو کوئی ثواب نہیں ملتا۔ کیونکہ نیت کا فرق پڑ گیا ہے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکا جو مقصد ہے اس مقصد میں فرق پڑ گیا ہے۔ ایک آدمی نے اپنی عیش کیلئے ایک کام کیا۔ دوسرے نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ایک کام کیا۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں جو بھی قوتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان سب کو پوری طرح نشوونما دینا یعنی انتہائی محنت کرنا ہمارا فرض ہے اگر ہم محنت نہیں کرتے تو ہم دنیا کی نگاہ میں $\frac{1}{2}$ دولت دینے والے ہیں۔ اگر ہم نے $\frac{1}{2}$ دولت دی اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم صرف $\frac{1}{4}$ دولت دینے والے ہیں تو اس کی شکل یہ بنے گی کہ اگر ہم نے دولت کی کمائی کے لئے اپنی طاقتوں کی نشوونما صرف پچاس فیصد کی اور پچاس فیصد جو نشوونما ہوئی اس کے نتیجہ میں اگر ہم نے سو روپے حاصل کئے اور اگر سو فیصد نشوونما ہوتی تو دو سو روپے حاصل کرتے۔ مگر ہم نے پچاس فیصد نشوونما کر کے اسی نسبت سے دنیا کی دولت کمائی اور پچیس روپے یعنی $\frac{1}{4}$ خدا کی راہ میں دے دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جو توفیقیں اور صلاحیتیں پیدا کی تھیں وہ تو دو سو روپے کمانے کی تھیں۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ نے اپنی عطا کے مقابلے میں اگر یہ فرمایا کہ مثلاً $\frac{1}{4}$ دو تو یہ پچاس روپے بنتے تھے لیکن آپ نے پچاس میں سے پچیس دیئے تو گویا باقی پچیس کی حد تک آپ نے اپنے کو نیکیوں سے محروم کر دیا۔

غرض اللہ تعالیٰ آپ سے جو پیار کرنا چاہتا ہے اور اپنی رضا کی جو جنتیں آپ کیلئے پیدا کرنا چاہتا ہے اس کے لئے

یہ ضروری ہے

کہ اس کی عطا کردہ تمام قوتوں اور صلاحیتوں کی صحیح اور کامل نشوونما ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ محنت انتہائی طور پر کی جائے۔

چنانچہ لغتِ عربی میں یہ جو جہاد اور مجاہدہ کا لفظ آتا ہے۔ اس کے معنے بھی یہی ہیں کہ انسان اتنی محنت کرے کہ اس کے قویٰ تھک جائیں اور وہ زبانِ حال سے یہ کہہ اٹھیں کہ اس سے زیادہ کام نہیں کر سکتے۔

پس انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا اور اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو اپنے مقربین کے گروہ میں شامل کرنا چاہا لیکن اُس نے اپنی جسمانی اور ذہنی اور اخلاقی اور روحانی قوتوں کی کمال نشوونما نہیں کی تو وہ دوسرے درجے میں چلا گیا یا تیسرے درجے میں چلا گیا تو گویا خود کو اُس نے کئی نیکیوں سے محروم کر دیا۔ یا مثلاً ایک کند ذہن طالب علم ہے وہ سکول کے امتحان میں تھرڈ ڈویژن لیتا ہے۔ تو (اُس کا ماسٹر) کہے گا۔ الحمد للہ۔ شکر ہے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا پاس ہو گیا۔ اس کے مقابلے میں

ایک ذہین طالب علم

ہے مگر اس نے پڑھائی کی طرف توجہ نہیں دی۔ وہ امتحان میں سیکنڈ ڈویژن لیتا ہے لیکن سیکنڈ ڈویژن لینے کے باوجود سمجھدار کہتا ہے یہ بڑا ہی نالائق ہے۔ ہیڈ ماسٹر کہتا ہے یہ بہت ہی نالائق ہے۔ اگر یہ محنت کرتا تو یونیورسٹی میں فرسٹ آ سکتا تھا۔ لیکن اس کا دماغ اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کو ضائع کر دیا

اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو فرمائے گا کہ میں نے تمہارے لئے کہیں آگے نکلنے کے لئے سامان بہم پہنچائے تھے اور تمہارے اندر طاقتیں اور صلاحیتیں رکھی تھیں مگر تم نے میری اس عطا سے فائدہ نہیں اٹھایا اور جس طور پر میں تم پر فضل کرنا چاہتا تھا۔ اس طرح تم نے میرے فضلوں کو حاصل نہیں کیا۔

پس قربانیاں دینے کی ماں دراصل محنت شاقہ ہے اور جہاں تک جنتوں کے حصول کے لئے انسانی کوشش کا تعلق ہے انتہائی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے تم تدبیر کو اس کی انتہا تک پہنچاؤ۔ پھر دعا کو اس کی انتہا تک پہنچاؤ۔ اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تدبیر اور دُعا

کے انتہائی مقام پر کھڑے ہو کر کہو اے خدا! ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تیرے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان اور یہ ہے ایک احمدی کا طرۂ امتیاز۔ اسلئے تم محنت کرو۔ محنت کرو۔ محنت کرو اور خدا سے پوچھو تم بھی محنت کرو۔ پھر علم کے میدان میں اور اخلاق کے میدان میں اور ہدایت پانے اور دینے کے میدان میں تم کسی سے پیچھے نہیں رہو گے بلکہ آگے ہی آگے نکلتے چلے جاؤ گے میرے بھائی اور بزرگ بھی محنت کریں۔ وہ دنیا کمائیں تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے۔ اور پھر جو کمائیں وہ خدا تعالیٰ کے قدموں میں قربانی کی شکل میں لا رکھیں کیونکہ اسی میں ہماری راحت، اسی میں ہمارا سکون ہے اور یہی ہماری جنت ہے۔

ہمارا نیا مالی سال

شروع ہو چکا ہے۔ اس میں بھی ہمارا قدم پیچھے نہیں بلکہ آگے بڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر ہمارا قدم آگے بڑھنا ہے تو ہمارے زمیندار کی زمین کی پیداوار زیادہ ہونی چاہیئے۔ ہمارے مزدور کو مزدوری زیادہ ملنی چاہیئے......

.... تاہم مزدوری زیادہ ملتی ہے فراست کی زیادتی کی وجہ سے مثلاً ایک شخص اپنی فراست اور توجہ اور دعا کے نتیجہ میں ان سکلڈ لیبر (UN-SKILLED LABOUR) کے گروپ میں سے نکل کر سکلڈ لیبر میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کی تنخواہ ڈیڑھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔

اسی طرح مثلاً ایک ڈاکٹر ہے وہ خلق خدا سے پیار کرنے کے نتیجہ میں زیادہ کما لیتا ہے۔ کیونکہ ساٹھ روپے فیس رکھنے سے ڈاکٹر زیادہ نہیں کمایا کرتے جب کسی ڈاکٹر کی ساٹھ روپے فیس ہوتی ہے تو اس کے پاس دو چار مریض جاتے ہیں۔ کیونکہ جس کے پاس بہت زیادہ مال و دولت ہوگی وہی ساٹھ روپے فیس دے سکتا ہے اور وہی اس کے پاس جائے گا۔ غریب تو نہیں جا سکتا۔ جرمنی میں ایک بوڑھے ڈاکٹر تھے جنہوں نے آپریشن کر کے میرے گلے سے غدود نکالے تھے اور یہ غالباً ۱۹۳۴ء کی سردیوں کی بات ہے۔ میں حیران ہو گیا۔ انہوں نے اتنے امیر ملک میں اپنی فیس صرف دو روپے رکھی

ہوئی تھی۔ مگر ان ساٹھ روپے فیس لینے والے ظالم ڈاکٹروں سے وہ زیادہ کما رہے تھے۔ کیونکہ وہ خدمت خلق کے جذبہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ حاصل کر رہے تھے۔ ان ساٹھ روپے فیس لینے والے ڈاکٹروں کے پاس تو دو تین مریض آتے ہیں۔ مگر ان کے پاس روزانہ سو دو سو مریض آتے تھے اور اس طرح روزانہ ۳۰۰ تین سو مارک کی کمائی تھی اُس زمانے میں روپے اور مارک میں تھوڑا سا فرق تھا۔ فرض کریں اگر تین سو روپیہ ہو تو بارہ ہزار مہینے کی آمد تھی۔ لیکن جو حریص ڈاکٹر ہے اس نے یہ ہنر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا۔ مگر خدمت خلق کے جذبہ سے محروم رہنے کی وجہ سے وہ دنیوی لحاظ سے بھی ناکام ہوا۔ یہ اس کی اپنی غلطی ہے۔

میں کہتا ہوں اگر

ہمارا احمدی ڈاکٹر

خدمت خلق کے جذبہ سے اور پیار کے ساتھ اور اس تڑپ کے ساتھ کہ غریب سے غریب بیمار بھی آئے گا تو میں اُسے بہتر سے بہتر مشورہ دوں گا۔ اگر اس طرح وہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت ڈال دے گا۔

پس اگر آپ کا یہ خلوص، اگر آپ کا یہ جذبہ گذشتہ سال کی نسبت زیادہ اعلیٰ، زیادہ اچھا اور زیادہ حسین ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو آپ پہلے سے زیادہ حاصل کریں گے۔

میں ڈاکٹروں کے متعلق بات کر رہا تھا۔ ہماری حکومت نے ابھی ڈاکٹروں پر کچھ پابندیاں لگائی ہیں۔ ایک احمدی ڈاکٹر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ان پابندیوں کی وجہ سے ہماری کمائی میں کمی واقع ہو جائے گی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ کی موجودہ ذہنیت کے مطابق کمی ہو جائے گی۔ لیکن اگر آپ اپنی ذہنیت بدل دیں تو زیادتی ہوگی کمی نہیں ہوگی۔ ان کو میں نے یہی خدمت خلق کے جذبہ سے کام کرنے والی بات بتائی تو کہنے لگے یہ تو ٹھیک ہے۔ اس سے تو ڈاکٹروں کی آمدنی میں زیادتی ہوگی۔ غرض ایک احمدی ڈاکٹر کو کس نے یہ کہا ہے کہ وہ زیادہ فیس لے۔ اُس نے تو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ یہ ہے اس کی اصل فیس۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اس دنیا میں بھی مال دے دیتا ہے اور پھر کہتا ہے۔ اسے میری راہ میں خرچ کر دو۔

پس ہر احمدی ڈاکٹر کو ضمناً میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ غریب سے غریب مریض بھی جسے اس کے طبی مشورہ کی ضرورت ہو، وہ اس کے طبی مشورہ سے اس لئے محروم نہ رہے کہ اس کی فیس زیادہ ہے۔

ہمارے اطباء

نے پہلے زمانے میں یہ طریق رکھا ہوا تھا کہ وہ غریب آدمی سے فیس نہیں لیا کرتے تھے یہاں تک کہ جو بہت زیادہ غریب ہوتا تھا اس سے دوائی کی قیمت بھی نہیں لیتے تھے لیکن جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سونا چاندی عطا کیا ہوتا تھا وہ جب اُن سے علاج کروانے آتے تھے تو اُن سے کہتے تھے کہ نکالو پانچ ہزار یا دس ہزار یا پندرہ ہزار روپے یعنی جتنا جتنا کوئی امیر آدمی ہوتا تھا اس سے اتنے ہی زیادہ پیسے وصول کر لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں ان کے اموال میں برکت بخشی تھی۔ ان کے دل میں ایک جذبہ تھا کہ ہم نے غریب آدمی کی خدمت کرنی ہے۔ ان کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ کوئی غریب بیمار محض غربت کے نتیجہ میں ہماری مہارت اور ہنر سے (جو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے) محروم نہ رہے۔

یہ تو میں نے احمدی ڈاکٹروں کا نام لے کر کہا ہے۔ میری مراد اس سے ہر وہ پیشہ ہے جسے ایک احمدی نے اختیار کر رکھا ہے۔ اس کو ایک تو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ

خدمتِ خلق کا جذبہ

برقرار رہے دوسرے محنت کو اس کی انتہا تک پہنچا دیا جائے۔

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس نئے مالی سال میں اپنی محنت کو، اپنی تدبیر کو اور اپنی دعا کو انتہا تک پہنچا دیں۔ پچھلے سال کی تدبیر اور دعا کے نتیجہ میں (اگر وہ مقبول ہوئی تو) آپ کو زیادہ تدبیر اور زیادہ دعا کرنے کی توفیق ملے گی۔ اس لئے تم اس توفیق سے فائدہ اٹھاؤ۔ زیادہ تدبیر کرو۔ زیادہ دعائیں کرو اور اس چیز کو نہ بھولو کہ دُنیا کی جو نعمتیں ہیں اُن سے اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو محروم نہیں کیا بلکہ اُسے دُنیا کی ساری نعمتیں دے کر فرمایا کہ دیکھو! یہ اُخروی جنتوں کے دروازے کھولنے کی چابیاں ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے لئے جنتوں کے سامان پیدا کر لو۔ اگر دنیا کی نعمتوں سے ہم محروم کر دیئے جاتے تو پھر جنتوں کے دروازے کھولنے کے لئے مسلمان کے ہاتھ میں کوئی چابی نہ رہتی۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے رہبانیت سے منع فرمایا ہے کیونکہ رہبانیت جس شکل میں اس وقت دنیا میں رائج ہے وہ جنت کے دروازہ کو بند کرتی ہے۔ ویسے تو ذہنی طور پہ ایک مسلمان کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ دُنیا سے اس کا کوئی تعلق اور کوئی دلچسپی نہ ہو لیکن جیسا کہ دُنیا میں اس وقت رہبانیت رائج ہے۔ اس شکل میں یہ جنت کے دروازوں کو بند کرتی ہے جیسا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اگر ان کو

88

اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور احکام

کے مطابق خرچ کیا جائے تو یہ جنت کے دروازوں کو کھولتی ہیں اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیوی حسنات جنت کی حسنات یا اُخروی زندگی کی حسنات کی جنتوں کے دروازوں کو کھولنے کی چابی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہم میں سے ہر شخص کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے محبوب فرزند مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہونے والا ہے، اس کو دنیا کی نعمتوں سے بھی سرفراز رکھے اور دنیا کی نعمتوں کو جنتوں کے دروازے کھولنے کی چابیاں بنانے کی بھی اسے توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ اور اس کے فضل سے ہر چیز ممکن ہے۔

ہر خادم کو اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کی ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

برخوردار عزیزم چوہدری محمد اکمل صاحب سلمہ اللہ بی۔ اے کا نکاح ہمراہ عزیزہ خالدہ شاہین صاحبہ بی اے بنت چوہدری اکبر علی صاحب محلہ دارالرحمت وسطی بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مورخہ ۲۷ اگست بعد نماز عصر مسجد ناصر میں پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں (محمد احمد کارکن صدر انجمن احمدیہ دارالرحمت شرقی ایریا ربوہ)

ایک ضروری تصحیح

فضل عمر کلاس تعلیمی رپورٹ میں درس قرآن مجید میں محض اختصار کے نتیجہ میں مکرم حافظ بشیر الدین صاحب کے نام دو پاروں کا درس لگ گیا ہے جو درست نہیں۔ اس سال پانچ پاروں کا درس قرآن حضرت حسب رپورٹ میں مذکور پہلے تین دوستوں نے ہی دیا ہے یعنی مکرم مولوی ابو المنیر نورالحق صاحب مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے ڈیڑھ ڈیڑھ پارہ کا اور خاکسار ابو العطاء نے دو پاروں کا درس دیا تھا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

ہر گھر میں الفضل کا پرچہ

احباب جماعت کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل آپ کے ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔ ہر احمدی گھرانے میں اس پرچہ کے جاری کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔

موجودہ خریداران الفضل سے بھی درخواست ہے کہ کم از کم ایک نیا خریدار پیدا کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

فی پرچہ ۱۵ پیسے۔ سہ ماہی ۹ روپے ششماہی ۱۶ روپے سالانہ ۳۰ روپے

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا: مکرم ملک عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ عرصہ چار ماہ سے بوجہ خرابی جگر بیمار اور ان دنوں سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں بیماری پیچیدہ صورت اختیار کر گئی ہے احباب جماعت سے مکرم ملک صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ راولپنڈی)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

وعدوں کی بروقت ادائیگی ضروری ہے

کوئی سکیم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اس کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مناسب اور بروقت فنڈ مہیا نہ کئے جائیں۔ نصرت جہاں سکیم کی کامیابی کے لئے بھی اس کی ضرورت ہے۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ اسی غرض سے قائم ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے وعدوں کی ادائیگی بروقت کریں ادائیگی کا تیسرا مرحلہ ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ھ (۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک آپ کے وعدہ کی اس ادائیگی ہو جانی چاہیئے اور رقم مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ امراء اضلاع، امراء مقامی اور مقامی صدر صاحبان سے التماس ہے کہ وہ ابھی سے اس کی فکر کریں۔ ان کی خدمت میں بروقت یاد دہانیاں کی جا رہی ہیں۔ یہ کام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جس کی طرف ہم سب کو پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

سیکرٹریان مال لجنہ اماء اللہ توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال میں گیارہ ماہ گذر چکے ہیں۔ جائزہ لینے پر کل بجٹ آمد میں دس ہزار روپے کی کمی ہے اس طرح تقریباً دو ہزار روپے کی کمی چندہ ناصرات میں ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ابھی تک بہت کم وصول ہوا ہے۔ سب عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کو وقت سے پہلے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آخر میں بجٹ کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی متحدہ کوششوں سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکیں۔ نادہندگان سے خاص طور پر بقایاجات وصول کرنے کی مہم چلائیں تا مرکز لجنہ کا بجٹ پورا ہو سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

نقدی کا نصاب زکوٰۃ

روپیہ پیسہ کے لئے چاندی معیار ہے۔ یعنی جس شخص کے پاس پورا ایک سال اس قدر نوٹ روپے پیسے گھر میں یا کسی کے پاس امانت میں پڑے رہیں جن سے ۵۲½ تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہو تو وہ صاحب نصاب سمجھا جائے گا۔ روپیہ پیسہ کے لئے بھی زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے۔

(نوٹ) آج پاکستان میں ۵۲½ تولہ چاندی کی قیمت تقریباً تین صد روپیہ ہے اگر کسی کے پاس کم از کم تین صد روپیہ سال بھر پڑا رہے تو اڑھائی فیصد کے حساب سے اس پر ساڑھے سات روپے زکوٰۃ واجب ہوگی

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد۔ پرانا اڈہ چنیوٹ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے ۔ نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے ۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس ۔۔۔ واجبی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

سرگودھا سے گوجرانوالہ

اور

گوجرانوالہ سے سرگودہا

کے لئے

قابل اعتماد، سبک رفتار اور وقت کی پابند

کراؤن بس سروس پہ سفر کیجئے (مینجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار!

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۔/۲ روپے ہے (مینیجنگ ایڈیٹر)

کاغذ ۔۔۔ اور ۔۔۔ گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون ۶۴۵۲۳ پر تشریف لائیں

ملک عبداللطیف ستکوہی ★ ملک محمد حنیف

گھر کا فون نمبر ۶۲۵۱۶ ۔۔۔ فون نمبر ۶۲۵۱۸

ماہنامہ الفرقان ربوہ

کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہئے بلکہ اپنی طرف سے غیر احمدی اور بھائی کی تڑپ رکھتے ہوئے دانشور احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہئے"

سالانہ چندہ صرف ۔/۷ روپے ہے۔ (مینیجر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلماتِ طیبات

ملفوظات

مکمل سیٹ ۱۰ جلدوں میں

ہدیہ ۹۰ نوے روپے علاوہ محصول ڈاک

جلد اوّل اس وقت سٹاک میں ختم ہے

باقی نو جلدوں کی رعایتی قیمت ۔/۸۱

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون نمبر ۴۸۱

جدید فیشن کے مطابق سونے کے!

سادہ و جڑاؤ زیورات

اور چاندی کے خوشنمائی سیٹ و برتن کے لئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون نمبر ۵۲۲۲۶

موٹر ڈرائیونگ

سکھانے کے لئے ہمارا ادارہ عرصہ دس بارہ سال سے

عوام کی خدمت

بجا لا رہا ہے۔ سینکڑوں نوجوان ٹریننگ حاصل کر کے

باعزت روزی

کما رہے ہیں۔ عرصہ ٹریننگ صرف ایک ماہ

کلاسیں صبح و شام۔ آپ کسی کلاس میں داخلہ لے سکتے ہیں

فیس داخلہ ۔ مکمل کورس ۔/۱۵۰ روپے

رہائش کا انتظام مفت

لائسنس حاصل کرنے میں پوری مدد کی جاتی ہے

پرنسپل ماڈرن موٹر ڈرائیونگ سکول رجسٹرڈ

ستیانہ روڈ۔ لائل پور۔ (بالمقابل پانگل وال ناؤن)

گل گھوٹو خناق

اور حیوانات کی دوسری تمام بیماریوں کے لئے ہماری

اکسیر ہے

بفضلہ تعالیٰ نہایت موثر اور کامیاب ہیں۔ فی کورس (۴ پیکٹ) چار روپیہ۔ درجن یا زیادہ پیکٹوں پر سٹاکسٹ کمیشن۔ مفت ایک پر انسخہ علاج کا مکمل سالانہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶

حب اٹھرا

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

و

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانے والی اکسیر ہومیو پیتھک ٹانک

کا مسلسل استعمال خون کی کمی کی پریشانی خون معدہ جگر اور اعصاب کی ہر کمزوری غذا کا جزو بدن نہ بننا قبض دائمی اور دماغ کے کھانے بادجود کمزوری اور دیگر ہر قسم کی کمزوریاں دور کر کے جسم دل و دماغ کو فرحت بخشتی ہے جادو اثر ہے قیمت فی شیشی ایک ماہ تین روپے چار کا مکمل کورس گیارہ روپے

نئے اور پرانے پیچیدہ امراض کا بالکل سستا

مایوس نہ ہوں

اور کامیاب جرمن ہومیوپیتھک و بائیوکیمک علاج کروانے کے لئے آج ہی تفصیلی علامات لکھ کر بھیجیں بذریعہ ڈاک علاج کروائیں تمام مایوسیاں بفضلہ تعالیٰ دور ہو جائیں گی۔

خاکسار ہومیو ڈاکٹر ایس اے رحمٰن ماہر امراض کہنہ

ملک شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال احمد بازار ربوہ

ضروری اعلان

جو دوست بذریعہ ایجنٹ الفضل اخبار لیتے ہیں وہ براہ کرم اپنا بل ایجنٹ صاحب کو چار پانچ تاریخ تک ادا کر دیا کریں تا ایجنٹ صاحبان بروقت بل کی ادائیگی دفتر ہذا میں کر سکیں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہر عمر کی چوزیاں، مرغیاں، انڈے

رعایتی نرخوں پر

فارمی سفید یک روزہ چوزیاں ۲۰۰ روپے سینکڑہ

ہزار سے زائد کو ۱۷۵ روپے سینکڑہ

مرغیاں ۸ تا ۱۰ روپے فی مرغی

انڈے ۲/۴۰ روپے درجن

مینیجر خلیل پولٹری فارم ۔ ربوہ

بیاضِ نور الدین

بے نظیر کتاب حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح اول طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی تصنیف ہے اس میں آپ کے معمولات بھی درج ہیں ایک بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے صفحات ۲۴۰ کاغذ سفید چکنا مرتبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب قیمت مجلد ہر دو حصہ یکجا مجلد سنہری ۱۲ روپے علاوہ محصول ڈاک منگوانے کا پتہ

شوکت بکڈپو رجسٹرڈ شاہدرہ چوک گجرات

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولت دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت سٹیٹ بنک کی اجازت سے اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔

ملک عبدالحفیظ

مینیجر احمد برادرز رجسٹرڈ ایجنٹ پی آئی اے ربوہ

جرمولین نئی اور پرانی خارش داد، چنبل، کیل، چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمید دواخانہ عبداللہ جیدیہ لائل پور فون نمبر ۶۹۰۶